39829 ـ گھر کی خریداری کے لیے سودی بنك سے قرض حاصل کرنا

سوال

میں گھر کی خریداری کے لیے بنك سے قرض حاصل کرنا چاہتا ہوں، یہ مندرجہ ذیل طریقہ سے حاصل ہو گا:

1 ـ میں ترقیاتی بنك میں (رہائش کے لیے قرضے مہیا کرنے والا بنك) شراکت کرونگا اور چار سال تك ماہانہ 182دینار ادا کرونگا یعنی مجموعی طور پر 8736 دینار، اور یہ رقم 10000دینار ہو جائیگی (یعنی جمع کروائی گئی رقم + فوائد = دس ہزار دینار)

2 ـ مجھے بنك سے بیس ہزار دینار تك کا قرض لینے کا حق حاصل ہے، اور اس کی ادائیگی 6.75 % زائد کے ساتھ تیرہ برس کی مدت میں ہو گی.

3 ـ اس پر مستزاد یہ کہ بیس ہزار دینار کا تکمیلی قرض بھی ہے جو 8.25 % فیصد زائد کے ساتھ ہو گا.

گھر کی تعمیر ہو نے کے بعد قرض کی ادائیگی تك میں بنك سے وہ گھر کرایہ پر لوں گا، اور ادائیگی کے بعد میری ملکیت بن جائے گا، اور ادائیگی کی مدت تیرہ سے پندرہ برس تك ہے، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سودی لین دین کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، اور اللہ تعالی نے اس لین دین پر بہت سخت اور شدید قسم کی وعید بیان کر رکھی ہے.

اسی بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے اور پکے مومن ہو، اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تم اللہ تعالی اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کرلو تو اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تو تم ظلم کرو اور نہ ہی تم پر ظلم کیا جائے البقرة (278 ـ 279).

اورارشاد باری تعالی ہے:

وہ لوگ جو سود خور ہیں وہ کھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح ایك شیطان کے چھونے سے خبطی بنایا ہوا

شخص كھڑا ہوتا ہے، يہ اس ليے كہ وہ يہ كہا كرتے تھے كہ تجارت بھی تو سود كی طرح ہی ہے، حالانكہ اللہ تعالی نے تجارت كو حلال اور سود كو حرام كيا ہے، جو شخص اپنے پاس اللہ تعالی كی آئی ہوئی نصيحت سن كر رك گيا اس كے ليے وہ ہے جو گزر چكا، اور اس كا معاملہ اللہ تعالی كی طرف ہے، اور جو كوئی پھر دوبارہ (حرام كی طرف) لوٹا وہ جہنمی ہے، ايسے ہميشہ ہی اس ميں رہيں گے البقرة (275).

اور حديث سے ثابت ہے كہ:

" نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے سود خور اور سود كھلانے والے پر لعنت فرمائی ہے" صحيح بخارىحديث نمبر (5962).

سود خور وہ ہے جو سود لے اور سود دينے والے كو سود كھلانے والا كہتے ہيں، اس معاملہ ميں جس كے متعلق سوال كيا گيا ہے، آدمی اور بنك دونوں سود كھانے اور كھلانے والے ہيں اور رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" آدمی ايك درہم سود كا كھائے اور اسے علم ہو (كہ يہ سود كا ہے) تو يہ اللہ تعالی كے ہاں 36 چھتيس زنا كرنے سے زيادہ سخت ہے"

اسے احمد اور طبرانی نے روايت كيا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحيح الجامع حديث نمبر (3375) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك حديث ميں فرمان نبوی صلی اللہ عليہ وسلم ہے:

" سود كے بہتر 72 باب اور قسميں ہيں ان ميں سے سب سے كم تر آدمی كا اپنی سگی ماں كے ساتھ زنا كرنا ہے"

اسے امام طبرانی رحمہ اللہ نے طبرانی الاوسط ميں روايت كيا اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحيح الجامع حديث نمبر (3537) ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور پھر علماء كرام كا اس پر اجماع اور اتفاق ہے كہ جو قرض بھی نفع لائے وہ حرام ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

(ہر وہ قرض جس ميں زيادہ لينے كی شرط ركھی جائے وہ بغير كسی اختلاف كے حرام ہے، ابن منذر رحمہ اللہ تعالی

کہتے ہیں:

سب کا اس پر اجماع ہے کہ قرض دینے والا جب قرض حاصل کرنے والے کےسامنے زیادہ یا ہدیہ کی شرط رکھے اور اس شرط پر اسے قرض دیا تو یہ زیادہ لینا سود ہے)

اور ابی بن کعب، ابن عباس ، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہم سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ نفع لانے والے قرض سے منع کیا کرتے تھے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ المقدسی (6 / 436).

دوم:

اور آپ کا ادائیگی تك کرایہ دار رہنا اور ادائیگی کے بعد مالك بننا یہ بھی حرام ہے، ایسا کرایہ جو ملکیت پر ختم ہو کی حرمت کا بیان سوال نمبر (14304) کے جواب میں گزر چکا ہے، لہذا اس کا مطالعہ ضرور کریں.

مختصر یہ کہ یہ معاملہ اور لین دین حرام ہے، اور یہ اوپر نیچے کئی ایك اندھیرے ہیں، اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے سود کے معاملہ میں شدید قسم کی وعید اور سزا ثابت ہو جانے کے بعد سودی لین دین کرنے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس کی قطعی حرمت ثابت ہے، بلکہ مسلمان پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ حلال تلاش کرے، کیونکہ ہر وہ جسم جو حرام پر پلا اور اس سے پرورش پائی ہو اس کےلیے آگ زیادہ بہتر اور اولی ہے، اور پھر جس نے بھی اللہ تعالی کے لیے کوئی چیز ترک کی اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل اور اس سے بہتر عطا فرماتا ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

رہائش کے لیے سادہ سا مکان بنانے کےلیے بنك سے سودی قرض حاصل کرنے میں اسلامی حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

بنك وغیرہ سے سود پر قرض حاصل کرنا حرام ہے، چاہے وہ قرض گھر وغیرہ کی تعمیر کے لیے ہو یا پھر کھانے پینے اور اخراجات اور لباس یا علاج معالجہ کے لیے ہو، یا پھر تجارت اور کمائی کے لیےیا کسی اور مقصد کے لیے حاصل کیا جائےسب برابر ہے.

اس کی دلیل سود سے منع کرنے والی آیات کا عموم ہے، اور جن احادیث میں اس کی حرمت بیان ہوئی ہے اس کا عموم بھی اسی پر دلالت کرتا ہے.

اور اسی طرح بنك وغیرہ میں سود پر مال رکھنا بھی جائز نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء (13 / 385).

واللہ اعلم .